النزاکت فی الامامت
تصنیف) لطیف)
حضور فیضِ ملّت مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابوالصالح مفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی
رحمۃ اللہ علیہ
(www.faizahmedowaisi.com)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ

النزاکت فی الامامت

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان، خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے ۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز دین کا ستون ہے۔ فرائض میں نماز ایک اہم فرض ہے۔ پھر مناصبِ دینیہ میں امامت ایک اہم منصب ہے اس لئے ضروری ہوا کہ اس منصب پر فائز شخص اعلیٰ صفات کا حامل ہو، اس کے عقائد بھی درست ہوں اور اعمال بھی صالح ہوں، عقائدِ باطلہ میں کوئی باطل عقیدہ نہ رکھتا ہو، وہ عقائدِ کفریہ کہ جن کے کفر ہونے پر امت کے علماء متفق ہوئے، ان میں سے کسی عقیدے کا قائل نہ ہو اور وہ لوگ کہ جن سے تقریر یا تحریر میں کفر صادر ہوا باوجود تنبیہ کے اُنہوں نے اس سے رجوع نہ کیا، تائب نہ ہوئے تو علماءِ عرب و عجم نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا۔ ایسے لوگوں کے عقائدِ باطلہ کو جانتے ہوئے اِنہیں حق پر نہ جانتا ہو حاصل یہ کہ صحیح العقیدہ سنّی ہو اور فاسق و فاجر نہ ہو بلکہ فسق و فجور سے کوسوں دُور ہو، پاکی و ناپاکی کے مسائل جانتا ہو، اتنی قرأت جانتا ہو کہ جس سے نماز درست ہو سکے۔

دوسری طرف مقتدی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ کسی ایسے کی اقتدا نہ کرے جو بدعقیدہ ہو کہ باطل عقائد کے حامل کی اپنی نماز ہی نہیں ہوتی تو مقتدی کی نماز کیا ہو گی ایسے کی اقتداء سے بہتر تنہا نماز پڑھ لینا ہے کم از کم فرض تو ادا ہو جائے گا اور اگر عقائدِ باطلہ کے حامل کی بدعقیدگی کو جانتے ہوئے اس کی اقتداء کی مقتدی خود اپنے ایمان کی خبر منائے اور دیکھے کہ امام فاسقِ معلن نہ ہو کہ اس کی اقتداء مکروہ ہے اور ایسے کی اقتداء میں ادا کی گئی نماز کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور جو نماز کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا ہو وہ واجب الاعادہ ہوتی ہے جیسا کہ "دُرِ مختار" وغیرہ میں ہے۔

اور پھر فاسقِ معلن کی اقتداء کرنا، اُسے امام بنانا ہے اور ایسے فاسق کو امام بنانے میں اُس کی تعظیم ہے جبکہ فاسقِ معلق کی تعظیم ممنوع ہے جیسا کہ "حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح" میں ہے۔

اس لئے فیضِ ملت حضرت علاّمہ مفتی فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ نے اس موضوع پر مختصر تحریر لکھ کر عوامِ اہلسنّت پر احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

ہمارے ادارے کے شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب نے اس رسالہ کی تصحیح کی اور چند جگہ حواشی تحریر کیا اور اس میں مذکور احادیثِ مبارکہ کی تخریج فرما کر اس کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا۔

لہٰذا ادارہ اس رسالہ کو اپنے رسالہ اشاعت کے 293 ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے تا کہ ائمہ حضرات کی اصلاح کا سامان ہو اور عوامِ اہلسنّت اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچانے کی سعی کر سکیں۔

دعا ہے کہ اراکینِ ادارہ کو اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔

فقیر محمد عرفان قادری ضیائی

خادم جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کراچی

حالاتِ مصنف

حضرت علاّمہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت 1351ھ، مطابق 1932ء کو گاوں حامد آباد تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان، پنجاب پاکستان میں ہوئی۔

ابتدائی دینی تعلیم گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قریبی قصبہ ترنڈہ میر خان میں گورنمنٹ پرائمری اسکول میں داخل ہوئے، اور پانچ جماعت تک اسکول کی تعلیم حاصل کی، اور 1942ء میں پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ والد گرامی کی خواہش کے مطابق حفظ قرآن مجید کے لئے حافظ جان محمد صاحب علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ان سے آٹھ پارے حفظ کیے، اور پھر مولانا حافظ سراج احمد علیہ الرحمہ سے اٹھارہ پارے حفظ کیے، اور خیر پور ٹامیوالی میں مولانا حافظ غلام یسین علیہ الرحمہ سے 1947 میں مکمل قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظِ قرآن کے بعد درسِ نظامی کا آغاز کیا، فارسی کی ابتدائی کتب مولانا اللہ بخش علیہ الرحمہ سے پڑھیں، اور صرف و نحو، ہدایہ، مختصر المعانی، شرح جامی وغیرہ، امام الواعظین، واعظِ شیریں بیان، عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علامہ مولانا خورشید احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں، بقیہ کتب علامہ مولانا عبد الکریم علیہ الرحمہ سے پڑھیں، 1952ء کو جامعہ رضویہ فیصل آباد میں محدّثِ اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث مکمل کیا، اور ان کے مبارک ہاتھوں سے دستار بندی ہوئی، اور سندِ فراغ حاصل فرمائی۔

دورانِ تعلیم سلسلۂ عالیہ اُویسیہ میں حضرت محکم الدین سیرانی علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین، حضرت مولانا خواجہ محمد الدین سیرانی علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت علامہ مولانا حسن علی رضوی کے توسط سے شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔

حضرت قبلہ فیض احمد اُویسی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے جیدّ عالمِ دین، عظیم مصنف، مایہ ناز مدرس، اور بے مثال محقّق تھے۔ حضرت فیضِ ملت علیہ الرحمہ نے حامد آباد میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی اور وہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا پھر 1963ء میں بہاولپور میں جامعہ اُویسیہ رضویہ اور جامع مسجد سیرانی کی بنیاد رکھی جو الحمدللہ اس وقت اہلسنّت کی عظیم دینی درسگاہ ہے، جہاں تمام مروجہ علوم کی معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ مختلف مقامات پر درجنوں مدارس آپ کی نگرانی چلتے رہے، اور اب آپ کی اولاد و تلامذہ ان کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ حضرت فیضِ ملت علیہ الرحمہ ایک سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بلکہ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارتے تھے۔ جب اپنا نام تحریر کرتے تو اس طرح تحریر کرتے: "مدینے کا بھکاری، فقیر محمد فیض احمد اُویسی غفرلہٗ" اتنا بڑا مصنّف، جن کے ہزاروں شاگرد و مریدین ہوں، لیکن سادگی ایسی تھی کہ اکابرین کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حضرت فیضِ ملت علیہ الرحمہ واقعی فیضِ ملت تھے۔ کون سا ایسا موضوع، اور کون سا ایسا فن ہے جس میں حضرت نے قلم کشائی نہ فرمائی ہو۔ تمام مروّجہ علوم و فنون، عربی و فارسی زبان میں کتب کا اُردو ترجمہ، اور قدیم وجدید موضوعات پر کم و بیش چار ہزار کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کا وصال با کمال /15 رمضان المبارک 1431ھ، مطابق /26 اگست 2010، بروز جمعرات، بووقت 6:15 صبح جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہوا۔ جامعہ میں ابدی آرام فرما ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امابعد! دورِ حاضرہ میں ہر شرعی مسئلہ غفلت کی زد میں ہے۔ 80 فیصد مسلمان نماز کی دولت سے محروم ہیں بیس فیصد میں سے اکثر نماز باجماعت سے محروم رہتے ہیں بعض کو یہ دولت نصیب ہوتی ہے تو غیر صحیح العقیدہ[1] اور غیر مُتَشَرِّع امام[2] کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں کچھ قباحت محسوس نہیں کرتے بعض ان پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں۔ خود بعض ائمہ حضرات ایسے کردار ادا کرتے ہیں جن سے مقتدیوں کی نمازیں کراہتِ تحریم کا شکار ہو جاتی ہے۔[3]

اور اکثر ماڈرن ازم کے دلدادہ لوگ ائمہ (علماء و حفّاظ و قراء وغیرہم) سے بلاوجہ از خود نفرت پیدا کرکے اُن کے پیچھے نمازیں پڑھنے کے باوجود نمازیں برباد کرتے ہیں اور اکثر حضرات تو ائمہ مساجد کو کرایہ کے آدمی اور تنخواہ دار ملازم سمجھ کر توہین آمیز الفاظ استعمال کرکے اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں اور نہ صرف نمازِ پنجگانہ کا حال ہے بلکہ نمازِ جمعہ اور عیدین وغیرہ تک خرابیاں نمایاں ہیں طرفہ یہ کہ ان خرابیوں کو اکثر ائمہ اور مقتدی حضرات جانتے بھی ہیں لیکن ان خرابیوں کو دور کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرماتے۔ اگر علماء و مشائخ اور عوامِ اَہلِ سُنت نمازی حضرات تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو بفضلہٖ تعالیٰ اصلاح ہو سکتی ہے۔ نمازِ جنازہ کا تو اس سے اور زیادہ بُرا حال ہے مثلاً کوئی مسلمان فوت ہوتا ہے تو مساجد کے لاؤڈ اسپیکروں میں اس کی وفات اور نمازِ جنازہ کے وقت کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ عوامِ علاقہ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے لئے وقت مقررہ پر جمع ہو جاتے ہیں اور ورثائے میت کی اجازت سے کسی عالم دین کی اقتداء میں نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ بعض دفعہ یہ دیکھنے میں آیا ہے اس موقع پر بعض بدمذہب مولویوں کو نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے کہہ دیا جاتا ہے اور سنی لوگ بھی اُس کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں۔ (جنازوں کے اعلانات احادیثِ مبارکہ کی رُو سے ممنوع ہے یوں سمجھئے کہ یہ بدعت ہے لیکن ضرورت کی وجہ سے جواز کی صورت نکل سکتی ہے طرفہ یہ کہ یہ بدعت دیوبندیوں وہابیوں کے گھروں میں زیادہ مروج ہے یہ اُن کے نزدیک جائز بلکہ ضرورت کی وجہ سے ضروری ہے ہاں ان کے نزدیک میلاد، عرس وغیرہ بدعت و حرام ہیں۔)

شرعی احکام

مذکورہ صورتوں میں بعض ایسی صورتیں ہیں کہ سرے سے نماز ہوگی ہی نہیں الٹا گناہ ہی گناہ جیسے بدعقیدہ امام (کہ جس کی بدعقیدگی حدِ کفر کو پہنچی ہوئی ہو) کے پیچھے نماز پڑھ لینا[4] بلکہ اس کی بدعقیدگی کو اچھا سمجھ کر پڑھی تو کفر تک نوبت پہنچ جائے گی۔[5] بعض صورتوں میں نماز مکروہ ہوگی بے خبری میں پڑھ لی تو اعادہ ضروری ہے ورنہ قیامت میں اس نماز کا حساب ہوگا جیسے فاسق و فاجر امام[6] ایسے داڑھی منڈانے والا یا قبضہ سے کم داڑھی والا[7] خواہ امام، عالم، قاری، حافظ ہو۔ وہ پیر ہو یا مرید اگرچہ سنی صحیح العقیدہ ہو نماز مکروہ ہے اور واجب الاعادہ۔

---

1) غیر صحیح العقیدہ کی اقتداء میں نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں ہے۔

2) غیر مُتَشَرِّع کی اقتداء میں ادا کی گئی نماز کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا ہوتی ہے کہ جس کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔

3) ایسے ائمہ حضرات کو چاہیے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں اور عوامِ اہلسنّت کی نمازوں کو کراہتِ تحریمی سے بچائیں اور اس معاملے میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈریں، اگر باز نہیں آتے تو امامت کی مسند کو چھوڑ دیں۔

4) بدعقیدہ کہ جس کی بدعقیدگی حدِ کفر کو پہنچی ہوئی ہو اس کی اقتداء میں نماز کا بطلان اس رسالہ کے آخر میں عنوان "فتاوائے علمائے اہلسنّت" کے تحت مذکور فتاویٰ میں ملاحظہ فرمائیں۔

5) ایسا عقیدہ کہ جس کی بدعقیدگی حدِ کفر کو پہنچی ہوئی ہو اس کی بدعقیدگی کو اچھا جاننے کا مطلب یہ ہے کہ اچھا جاننے والا اُس کے عقائدِ باطلہ کفریہ کو جان کر اُن عقائدِ باطلہ کفریہ کو ماننے والا قرار پاتا ہے۔

6) فاسق فاجر امام کی اقتداء میں نماز کا حکم اس رسالہ کے آخر میں "فتاوائے علمائے اہلسنّت" کے تحت مذکور ہے۔

امام کی صفات

ذیل کے مُتَشَرِّع سنی صحیح العقیدہ مسلمان نمازِ پنجگانہ، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، نمازِ تراویح، نمازِ جنازہ وغیرہا میں صرف صحیح العقیدہ سنی شخص کو اپنا امام بنائیں یعنی جو توحید و رسالت پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ عظمتِ انبیاء ورسل و ملائکہ و اولیاء وصلحاء کا قائل ہو، کسی صحیح العقیدہ شیخِ طریقت کے ہاتھ میں بیعت ہو، صفاتِ محبوبانِ خدا مثلاً علمِ غیب وغیرہا کا معتقد ہو، نعرۂ رسالت اور صلاۃ و سلام کو جائز کہتا ہو، بزرگانِ دین امام اعظم ابو حنیفہ، سیدنا غوثِ اعظم محبوب سبحانی، مجدد الف ثانی، خواجہ معین الدین چشتی، داتا گنج بخش اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مسلکِ حق کا پابند ہو، گیارہویں، تیجہ، چہلم، عرس، انگوٹھے چومنا، حیلہ اسقاط، کفنی، اذان علی القبر وغیرہا معمولاتِ اَہلِ سنت کو مستحسن قرار دیتا ہو، مختصر یہ کہ وہ اہلِ بدعت سے مجتنب (اجتناب کرنے والا) اور علاماتِ اَہلِ سنت سے متصف ہو۔

کھری نشانی

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا نام سن کر خوش ہوتا ہو تو کھرا امام ہے ورنہ کھوٹا۔ عقائدِ صحیحہ کے علاوہ کردار و گفتار و رفتار سنت و شریعت کے مطابق ہو بالخصوص داڑھی منڈانے والا یا قبضہ سے کم کرنے والا فاسق فاجر معلن نہ ہو، صاحبِ علم و تقویٰ ہو تاکہ لوگ اس کی اقتداء میں رغبت رکھتے ہوں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند کا وارث ہے وہ نہ صرف نماز کا امام ہے بلکہ وارثِ امام الانبیاء ہے۔ (صلی اللہ علیہ وبارک وسلم)

فضیلتِ ائمہ

مذکورہ بالا اوصاف حمیدہ کے حامل امام کی اقتداء میں نماز بڑی فضیلت رکھتی ہے۔

احادیث مبارکہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اگر تمہیں یہ بات اچھی لگے کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو وہ شخص تمہاری امات کرائیں جو تم میں سب سے اچھے ہیں۔ (8)

---

7) (داڑھی منڈانے اور قبضہ سے کم داڑھی رکھنے والے امام کی اقتداء کا حکم علامہ سیّد ابو البرکات علیہ الرحمہ کے فتویٰ میں ملاحظہ ہو اور وہ فتویٰ اسی رسالہ کے آخر میں موجود ہے)۔

8) (المستدرک علی الصحیحین، 34- کتاب: معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم، 1980- انسرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤ مکم خیارکم، برقم: 237/4،5034، مطبوعۃ: دار المعرفۃ، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ: 1427ھ، 2006م، وفیہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انسرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤ مکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم عزوجل)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اگر تمہیں یہ بات اچھی لگے کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو تمہارے علماء تمہاری امامت کرائیں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے مابین سفر ہوتے ہیں۔[9]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

تم اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ تہ تمہارے اور تمہارے رب کے مابین سفیر ہوتے ہیں۔[10]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اگر تمہیں یہ بات بھلی لگے کہ تمہاری نماز پاکیزہ ہو تو تم اپنے بہترین لوگوں کو آگے بڑھاؤ یعنی امام بناؤ۔[11]

ان ارشاداتِ عالیہ متبرکہ مقدسہ سے معلوم ہوا کہ نماز کی عند اللہ مقبولیت وصحت و درستگی کے لئے امام کا صحیح العقیدہ، صاحبِ علم و تقویٰ ہونا ضروری ہے۔

بڑا مرتبہ

امامتِ نماز بہت بڑا عہدہ ہے۔ شبِ معراج آقائے دوجہاں، فخر کون ومکاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامتِ انبیاء کا منصبِ جلیل عطا ہوا اور آپ زندگی بھی امامت کراتے رہے۔

اُمت کا پہلا امام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ۔[12]

---

[9] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، برقم:165/2،2325، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ بیروت، الطبعۃ الاولی:1422ھ2001م)

[10] (سنن الدارقطنی، کتاب الجنائز، 17-باب: تخفیف القراءۃ لحاجۃ، برقم 74/2،1863، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی:1417ھ1996م)

[11] (سنن الدارقطنی، کتاب الجنائز، 17-باب نھی رسول اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ان یقوم الامام الخ، برقم:74/2،1865، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی: 1417ھ1996م وفیہ" قال رسول اللّٰہ صلی علیہ وآلہ وسلم اذا سرّکم ان تقبل صلاتکم، فلیؤمکم خیارکم، فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم")

[12] (صحیح البخاری، 10-کتاب الاذان، 68- باب: یاتمّ الامام الخ، برقم 172/1،713، مطبوعۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی:1420ھ-1999م)
(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، 26-باب الامامۃ، الفصل الثانی، برقم:222/2-1،1122، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطّبعۃ الاولی: 1424-2003م)

یعنی ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

فائدہ: یہ حکم مرض الوصال کے وقت فرمایا تھا اُس وقت سینکڑوں صحابہ جن میں حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے بزرگ موجود تھے مگر آپ نے چن کر امام مقرر فرمایا تاکہ آئندہ میری امت بھی بہتر امام منتخب کیا کرے۔

زندگی کا معمول

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان میت پر بذاتِ خود نماز پڑھایا کرتے تھے اور اگر آپ سے نمازِ جنازہ پڑھائے بغیر صحابہ کسی مسلمان کو دفنا دیتے تو آپ انہیں ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے:

"یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوتی ہیں میری نماز ان کے رہنے والوں کے لئے نور بنتی ہے۔[13]

اس حدیث کی تشریح و تفصیل فقیر کی کتاب "ہر قبر میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت" کا مطالعہ کیجئے۔

امام بدمذہب یا بدعقیدہ

بعض حضرات بڑی بے نیازی سے کہہ دیتے ہیں ہم نے نماز پڑھنی ہے ہمیں امام کے عقیدہ سے کیا غرض۔ ایسے لاغرض حضرات کا پتہ تو تب چلے گا جب ایسی نماز کے متعلق باز پرس ہو گی کیونکہ نماز با جماعت کا دارومدار امام کی نماز پر ہے اگر امام کے دل کا قبلہ گنگا ہو تو پھر کیا کرو گے۔ ان کی نماز دیکھی لیکن ان کا عقیدہ نہ دیکھا تو کیا صرف نمازوں سے کام چل جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ پڑھئے تو معلوم ہو کہ ابو جہل طواف کرتا، لبیک پکارتا، منیٰ مزدلفہ جاتا، عرفات تک حجاج کی خدمات کے لئے کمر بستہ رہتا لیکن لعنت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ (تفصیل دیکھئے رسالہ "حاجی ابو جہل" اور عقائد المنافقین" میں)

وہ منافقین، جو جمعہ، جماعت، حج اور صوم و صدقات بلکہ جہاد میں صفِ اول کی زینت ہوتے انہیں قرآن مجید کے فیصلہ کے مطابق جہنم کے نچلے (سب سے سخت تر) طبقے میں جگہ ملی۔ اس کا جواب یہی ہے کہ نہیں ان کے دل کا قبلہ محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو راس نہیں آیا۔ اسی طرح جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو اس کے دل کے قبلہ کا حال ان سے بھی بدتر ہے تبھی تو اس امام کا لقب بدمذہب اور بدعقیدہ ہے۔

بدعقیدہ امام کا انجام

---

[13] (صحیح مسلم، 11-کتاب الجنائز، 23-باب الصلوٰۃ علی القبر، برقم: 659/2،956، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

دورِ حاضرہ میں چونکہ دینی حمیت اور اسلامی غیرت ٹھنڈی پڑ گئی ہے ورنہ ہمارے نمازی حضرات ایسی بے حسی کا شکار نہ ہوتے جب اسلام اپنے جوبن پر تھا تو غیرتِ اسلامی کا بھی جوش عروج پر تھا۔

صاحب تفسیر روح البیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "عَبَسَ وَتَوَلّٰی" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک امام ہر نماز میں یہی سورۃ پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی تو آپ نے اُس امام کو بلا کر قتل کرا دیا۔ کیونکہ ہر نماز میں یہ سورۃ پڑھنے سے معلوم فرمایا کہ منافق ہے اور اُس کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض ہے اسی لئے اس سورۃ ہی کو ہر نماز میں پڑھتا ہے جو بظاہر عتاب معلوم ہوتی ہے۔[14]

امامت کے شکاری

ہم یہ نہیں کہتے کہ بدمذہبوں کو قتل کرو یہ حکومت کا کام ہوتا ہے لیکن اتنے بے غیرت تو نہ بنو کہ معمولی سی غفلت سے معراج المومنین جیسی عبادت کو ضائع کر دو اور دورِ حاضرہ میں خصوصیت سے کڑی نگرانی رکھو کہ امامت کے شکاری تمہارے بھیس میں ہی تمہاری نمازیں برباد کر رہے ہیں وہ اس طرح کہ ہر بدمذہب اولاً تو نمایاں ہے مثلاً مرزائی، رافضی، وہابی، غیر مقلد وغیرہ لیکن دیوبند کے عقائد کا حافظ، قاری، مولوی، جیسا دیس ویسا بھیس بدلنے کا ماہر ہے بلکہ اس کی اسے ٹریننگ دی جاتی ہے دوسرے بدمذاہب امامت کے شوقین نہیں بلکہ وہ صرف اپنی جماعت تک محدود رہتے ہیں اور دیوبندی عقیدہ کے لوگ اہلِ سنت کو وہابی بنانے کے شوق میں تقیہ کر کے سنی مساجد میں گھسے رہتے ہیں اور یہی ان کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا تیارہ کردہ نسخہ ہے چنانچہ اس نے خود لکھا: "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود ہی لوگ وہابی بن جاویں"۔[15]

فائدہ: لیکن پیسہ سے وہابی تو لوگ بن سکے یا نہیں لیکن تقیہ عملی سے خوب بنائے چنانچہ سنیئے۔

مولوی اشرف علی صاحب (تھانوی) کا تقیہ عملی

دیوبندیوں کے امام اشرف علی نے جب لکھنؤ میں ملازمت کی تو وہاں تقیہ کر کے میلاد شریف کے قیام و سلام میں شریک ہوتا رہا کیونکہ لکھنؤ کے سب لوگ سنی تھے وہاں دیوبندیت کا چلنا مشکل تھا مگر جب رشید احمد گنگوہی کو معلوم ہوا تو اس نے اشرف علی تھانوی کو ڈانٹا کہ سنا ہے کہ تم لکھنؤ میں قیام و سلام و میلاد کی

---

[14] (تفسیر روح البیان، 80۔ سورۃ عبس، تحت الایۃ: ان جاء و الاعمی، 391/10، مطبوعۃ: دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ: 1421ھ۔2001م

[15] (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر 362، جلد2م صفحہ249، ناشر ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان)

مجلسوں میں شریک ہوتے ہو اور صلوتیں پڑھتے ہو اس کی کیا وجہ ہے ؟ تو اشرف علی نے یہ جواب دیا کہ :

"الحمد للہ کہ میں یہاں نہ کسی کا محکوم ہوں نہ کسی سے مجبور مگر پوری مخالفت کر کے قیام دشوار ہے گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص (مولوی اشرف علی) وہابی ہے اس کے دھوکے میں مت آنا (اگر میں یہاں کانپور میں میلاد، سلام و قیام نہ کروں) تو اب تین صورتیں محتمل ہیں ایک یہ کہ ایسے مواقع پر کوئی حیلہ کر دیا کرونگا مگر اس کا ہمیشہ چلنا محال ہے دوسرا یہ کہ صاف مخالفت کی جائے مگر اس میں نہایت شور فتنہ ہے جس کی حد نہیں۔ دنیوی مضرت یہ ہے کہ اس میں جہلاء عوام سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہے دینی مضرت یہ کہ اب تک جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی اس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی ہے"۔ (16)

انتباہ: مولوی اشرف علی صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ تقیہ اور اس کے علاوہ ہر طرح کا حربہ استعمال کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کے دامِ تزویر (جال و پھندا) میں پھنس جائیں چونکہ نماز کی امامت سے لوگ آسانی سے ہاتھ لگتے ہیں اسی لئے شکاری امام رات دن اسی فکر میں رہتے ہیں۔

برادرانِ اسلام دیوبندیوں نے یہ نسخہ انگریزوں سے سیکھا ہے چنانچہ انگریز مسلمانوں سے دھوکہ دہی کے لئے اسی نمازی امامت کے ذریعے کام چلاتے تھے اور چلاتے ہیں ملاحظہ ہو "نوائے وقت ملتان ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء"۔

سیالکوٹ سے سلیم شیروانی لکھتے ہیں کہ آپ سعودی عرب میں مقیم پچیس امریکی فوجیوں کے قبولِ اسلام پر خوش ہو رہے ہیں لیکن کیا پتہ یہ فوجی کسی انٹیلی جنس یونٹ کے کارکن ہوں اور انہوں نے محض مقاماتِ مقدسہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے قبولِ اسلام کا ڈھونگ رچایا ہو۔

ہم کسی کی نیت کے بارے میں فتویٰ جاری نہیں کر سکتے اگر ایک شخص قبولِ اسلام کرتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ خلوصِ دل سے مسلمان ہوا ہے لیکن ہم اپنے قاری کے اس احتمال کو رد نہیں کر سکتے کہ یہ قبولِ اسلام کسی سازش کا حصہ بھی ہو سکتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران کرنل لارنس ایک برطانوی جاسوس تھا جو کئی سال تک مسلمان بن کر عربوں کو دھوکہ دیتا رہا۔ یہ شخص بڑی روانی سے عربی بولتا تھا اور بڑے خشوع و خضوع سے نمازیں ادا کرتا تھا۔ تمام لوگ اسے عرب سمجھتے رہے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو ایک برطانوی جاسوس تھا اور ترکوں کے خلاف عربوں کو بغاوت پر اُکسانے کے مشن پر آیا ہوا تھا۔ عین ممکن ہے کہ ان امریکی فوجیوں نے بھی کسی ایسے مقصد کی خاطر اسلام قبول کیا ہو۔ سعودی عرب کے قانون کے مطابق کوئی غیر مسلم حرمین شریفین کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتا کیا عجب کہ ان امریکی فوجیوں نے ان حساس علاقوں تک رسائی کے لئے قبولِ اسلام کا ڈھونگ رچایا ہو لیکن جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں

---

[16] (تذکرۃ الرشید، حصہ اول، صفحہ 135، مطبع بلال سٹیم ساڈھورہ)۔

دلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس لئے ہم کسی کے باطن کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ سعودی حکومت کو محتاط رہنا چاہیے کہ کوئی دوسرا کرنل لارنس اسلام کے مفاد کو نقصان نہ پہنچادے۔

فتاویٰ علمائے اَھلِ سنت

فتویٰ حضرت اُستاد العماء علامہ سید احمد ابو البرکات رحمہ اللہ لاہور

آپ کا فتوی ہر پہلو سے جامع ہے۔

سوال: امامت کس شخص کی جائز ہے اور کس کس کی ناجائز اور مکروہ اور سب سے بہتر امامت کس کی ہے؟

جواب: جو قرأت غلط پڑھتا ہو، جس سے معنی فاسد ہوں یا وضو صحیح نہ کرتا ہو یا جز و دین سے کسی ضروری چیز کا منکر ہو جیسے وہابی، دیوبندی، رافضی (شیعہ) غیر مقلد، نیچری، قادیانی، چکڑالوی، خاکساری، پرویزی، مودودی وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے اور جس کی گمراہی حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سب سے افضل بتاتے ہیں یا وہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ، عمرو بن عاص، ابو موسیٰ اشعری، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کر بُرا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز کراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے [17] کہ انہیں امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ اور جتنی نمازیں ان کے پیچھے پڑھی ہوں ان سب کا پھر پڑھنا واجب ہے اور انہی کے قریب ہے فاسق معلن مثلاً داڑھی منڈا یا خشخشی رکھنے والا داڑھی کترواکر حدِ شرع سے کم کرنے والا یا کندھوں سے نیچے عورتوں جیسے بال رکھنے والا خصوصاً وہ جو چوٹی گندھوائے اور اس میں موباف [18] ڈالے یا ریشمی کپڑا پہنے یا مغرق ٹوپی کلاہ یا ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہوں پہنے یا سود خور یا ناچ دیکھنے والا ان سب کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے اور جو فاسق معلن نہیں یا قرآن عظیم میں ایسی غلطی کرتا ہے جو مفسدِ نماز نہیں یا نابینا یا جاہل یا ولد الزنا یا امرد یا جذامی یا برص والا یا غسلِ میت کا پیشہ کرے جس سے لوگ کراہت و نفرت کرتے ہیں اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہِ تنزیہی ہے کہ پڑھنی خلافِ اَولیٰ ہے اور پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں اور یہی قسم اخیر کے لوگ حاضرین میں سب سے زیادہ مسائل نماز وطہارت کا علم رکھتے ہوں تو انہیں کی امامت اَولیٰ ہے۔

---

17) آج کتنے پیر، علماء، ڈاکٹرز اور پروفیسرز ایسے پیدا ہوگئے ہیں جو صحابیٔ رسول، کاتبِ وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بُرائی بیان کرتے ہیں، ان کی تقریر و تحریر سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح ان کا تفضیلیت کی طرف میلان بڑھ رہا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہ جن پر ہمارے ماں باپ قربان، اُن کی تعریف و توصیف کرتے کرتے ایسے ایسے جملے بول جاتے ہیں جو ظاہر ظہور اُن قائلین کے تفضیلی ہونے پر دال ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حق اور سچ ہے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے بغض میں تباہ وبرباد ہو رہے ہیں اور کچھ آپ کی محبت میں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ عوامِ اہلسنّت کو چاہیے جسے بھی ایسا پائیں تو اس کی تعظیم، اقتداء وغیرہما سے اجتناب کریں کہ اُن کی اقتداء میں نماز شدید مکروہِ تحریمی ہے چاہے وہ کوئی پیر ہو یا عالم ہو یا پروفیسر یا ڈاکٹر ہو۔

18) وہ کپڑے کی پتلی دھجی یا پٹّی جو عورتیں کنگھی کرکے چوٹی کے آخر میں آرائش کے لیے گوندھ لیتی ہیں تاکہ چوٹی کھل نہ سکے۔

بخلاف ان کے پہلی دو قسم والوں کے کہ اگر چہ (وہابی، مرزائی، شیعہ، مودودی وغیر ہم) عالم متبحر ہی ہوں حکم کراہت رکھتا ہے مگر جہاں جمعہ و عیدین ایک ہی جگہ ہوتے ہیں اور ان کا امام بدعتی (جس کی بدعت حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو) فاسق معلن ہے اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو وہاں ان کے پیچھے جمعہ و عیدین پڑھنے چاہئیں بخلاف قسمِ اول مثل دیوبندی، وہابی وغیر ہا کے کہ نہ ان کی نماز نماز ہے اور نہ ان کے پیچھے نماز نماز ہے۔ بالفرض وہی جمعہ یا عیدین کا امام ہو اور کوئی مسلمان امام نہ مل سکتا ہو تو جمعہ و عیدین کا ترک فرض ہے۔[19]

جمعہ کے بدلے ظہر پڑھے اور عیدین کا کچھ عوض نہیں امام اسے کیا جائے جو حنفی المذہب، صحیح العقیدہ، متبع سلف صالحین، صحیح الطہارۃ، صحیح القرأۃ ہو، مسائلِ نماز و طہارت کا عالم غیر فاسق ہو، نہ اس میں کوئی ایسا جسمانی یا روحانی عیب ہو جس سے لوگوں کو نفرت ہو۔ یہی اس مسئلہ کا اجمالی جواب ہے اور تفصیل کے لئے بہارِ شریعت، حصہ سوم، نفی العار اور احکامِ شریعت ملاحظہ کیجئے۔ فقط (ہفت روزہ رضوان لاہور، بابت جون ۱۹۵۲ء)

فائدہ: الحمد للہ اس فتویٰ متبر کہ سے اظہر من الشمس ہوا کہ بدمذہب فرقہ باطلہ نجدیہ وہابیہ، دیوبندیہ، روافض، خوارج وغیر ہم کے پیچھے ہم اہلِ سنت احناف کی نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں، ایسوں کو امام بنانا اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا گناہِ کبیرہ ہے، ان کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ فرض ہے نہ ان کی نماز شرعاً نماز ہے نہ ان کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نماز نماز ہے نہ ثواب بلکہ قیامت میں اس کا حساب اور عدم ادائیگی کی وجہ سے غذاب ہی غذاب۔

انتباہ: حضرت علامہ سیّد ابوالبرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ہر سنی عالمِ دین کا یہی نہ صرف فتویٰ بلکہ عمل ہے صرف بیمار ڈرپوک پیروں اور صلح کلی قسم کے مولویوں اور بعض پروفیسروں اور ڈاکٹروں اور وکیلوں میں نجدیوں کے ریالوں اور ان کی حکومت کے تاثرات سے مرعوب ہو کر کہتے اور ان بد مذہبوں کے پیچھے نمازیں برباد کرتے ہیں۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نجدیوں کو صاف کہہ دیا تھا کہ پھانسی پر لٹک سکتا ہوں مگر تم لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔

اسی طرح ہمارے ہر محقّق مفتی سنّی عالم اور پیر طریقت کا عمل رہا اور ہے مثلاً محدّثِ اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب اور حضرت علامہ حبیب الرحمٰن اور حضرت غزالی زمان علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اگر آج کوئی بزدل مولوی یا پیر اس کے برعکس عمل کرتا ہے تو اس کا کیا اعتبار؟

---

[19] حضرت علامہ سیّد ابوالبرکات علیہ الرحمہ نے واضح حکم بیان فرمادیا کہ "جمعہ و عیدین کا ترک فرض ہے" یعنی جب صحیح العقیدہ سنّی امام نہ ملے تو جمعہ نہ پڑھنا اور عید نہ پڑھنا فرض ہے کیونکہ یہ نماز تنہا ادا نہیں کی جاسکتیں نہ ہی ایسے مقامات پر جماعت کے ساتھ انہیں قائم کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ لہٰذا جمعہ کی جگہ نمازِ ظہر ادا کرے تاکہ ظہر کا فرض ادا ہو جائے اور عیدین جو کہ واجب ہیں ان کے بدلے کچھ نہیں اور ایسے امام کی اقتداء میں جمعہ و عیدین پڑھ لینا سوائے نقصان کے کچھ نہیں ہے۔ نمازیں تو ضائع کرے گا ہی اور ایمان جانے کا بھی خطرہ موجود ہے کیونکہ بدعقیدہ امام کو بدعقیدہ سمجھ کر نماز ادا کی تو ایک طرف نماز ضائع کرنے کا گناہ، دوسرا بدعقیدہ کی تعظیم کا گناہ اور اگر اُسے صحیح جان کر پڑھی تو ایمان سے گیا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں صحیح العقیدہ سنی امام نہ ملے اور نہ سنیوں کو اپنی جماعت قائم کرنے دی جاتی ہو تو وہاں یہ سنی اپنی تنہا نماز ادا کریں گے کیونکہ نماز دین کا اہم ستون ہے، ایک عظیم فرض ہے اسے ہر ایرہ غیرا نتھو خیرہ کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔ تنہا پڑھنے سے کم از کم فرض تو ذمے سے ساقط ہو گا باقی رہا با جماعت کا ثواب تو وہ اللہ رب العزت کے دستِ قدرت میں ہے وہ جانتا ہے کہ بندہ مجبور ہے نہ اسے جماعت ملی نہ قائم کرنے دی گئی، جماعت کی خواہش رکھنے کی بنا پر اُمید ہے کہ اُسے جماعت کا ثواب دیا جائے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ بدمذہب بدعقیدہ لوگوں کی نہ نماز نماز ہے اور نہ ان کی اقتداء میں نماز نماز ہے تو ظاہر ہے کہ بدمذہب امام کی پڑھائی ہوئی نماز سے فرضیت مسلمان کے ذمہ سے ساقط نہ ہو گی اور قیامت میں اس سے اس نماز کا حساب ہو گا۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالہ "امامِ حرم اور ہم" اور رسالہ "دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم" میں پڑھئے۔

فتویٰ مجدد برحق امام اَہلِ سنت شاہ احمد رضاخان بریلوی قدس سرہٗ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں وہابی امام کے پیچھے اَہلِ سنت و جماعت کی اقتداء خواہ پنجگانہ یا تراویح یا جمعہ یا عیدین یا نوافل یا نمازِ جنازہ درست ہے یا کیا حکم ہے؟

جواب: وہابی(دیوبندی) کے پیچھے کوئی نماز فرض خواہ نفل کسی کی نہیں ہو سکتی نہ اُس کے پڑھنے سے نمازِ جنازہ ادا ہوا اگرچہ نمازِ جنازہ میں جماعت و امامت شرط نہیں ولہٰذا اگر عورت امام اور مرد مقتدی ہے نمازِ جنازہ کا فرض ادا ہو جائے گا اگرچہ مقتدیوں کی اُس کے پیچھے نہ ہوئی خود اُس کی ہو گئی اور اسی قدر فرضِ کفایہ کی ادا کو کافی ہے مگر وہابی کی تو نماز خود باطل ہے "لانہ لا دین لہ ولا صلوٰۃ لمن لا دین لہ" (یعنی کیونکہ اس کا تو کوئی دین نہیں اور جس کا دین نہیں اس کی نماز نہیں) نہ تو اُس کی اپنی ہو سکتی ہے نہ اُس کے پیچھے کسی کی اگرچہ اس کا ہم مذہب ہو یا اور کسی قسم بدمذہب ہو سنی ہو تو سنی۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔[20]

یہی امام احمد رضاخان فاضل بریلوی قدس سرہٗ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

> بارہا بتادیا گیا کہ "وہابی دیوبندی" لوگوں کے پیچھے نماز باطل اور خود ان کی نماز باطل وہ(وہابی کی نماز) نماز ہی نہیں لغو حرکات ہیں مسلمان اُسی وقت اپنی جماعت قائم کریں اور جماعت نہ ملے تو اپنی تنہا پڑھے۔[21]

الغرض سنی مسلمان علمائے اہل سنت کے یہ ارشاداتِ عالیہ سنیں سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ ہرگز ہرگز کسی وہابی، دیوبندی وغیرہ بدمذہب کو اپنا امام نہ بنائیں اگر وہابی دیوبندی مولوی کے سوا کوئی صالح امامت شخص نہ ملے تو تنہا اپنی اپنی نماز پڑھیں اور اس بدعقیدہ مولوی کی اقتداء میں اپنی نمازیں ضائع نہ کریں۔

---

[20] (فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مسئلہ:799، 6/621ـ620، مطبوعۃ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور، اشاعت: 1415ھـ1994م)

[21] (فتاوی رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مسئلہ:805، 6/621، مطبوعۃ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور، اشاعت 1415ھـ1994م)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ان تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بلند نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آجائے، عورت جس کے خاوند نے اس سے ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی اور اس قوم کا امام جو اس امام سے نفرت رکھتی ہے۔[22]

حسن الوفائی شر نبلالی کتاب مستطاب "مراقی الفلاح شرح نورالایضاح" میں فرماتے ہیں کہ:

اگر کسی نے لوگوں کو نماز پڑھائی حالانکہ وہ اس سے نفرت رکھتے تھے تو اس کی تین صورتیں ہیں اگر یہ نفرت اس امام کے فساد عقیدہ یافساد عمل کی وجہ سے ہے یا اس وجہ سے ہے کہ افضل شخص موجود تھا اور اس نے نماز پڑھائی تو ان دونوں صورتوں میں کراہت ہے اور اگر یہی افضل ہے اور اس میں فسادِ عقیدہ یا فسادِ عمل نہیں تو اس صورت میں کوئی کراہت نہیں ہے۔[23]

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تمہیں یہ بات بھلی لگے کہ تمہاری نماز عند اللہ مقبول ہو تو تمہارے علماء تمہارے امام ہونے چاہئیں کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان سفیر ہوتے ہیں[24] اور دوسری روایت میں ہے کہ تمہارے بہترین لوگ ہی تمہارے امام ہونے چاہئیں۔[25]

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتے ہیں لہٰذا مناسب نہیں کہ انسان ایسے لوگوں کا امام بنے جو اس سے نفرت کرتے ہوں۔[26]

---

[22] (سنن الترمذی، 2-ابو اب الصلوۃ، 266- باب ما جاء فیمن وام وقوماً۔ الخ، بر قم268/1،36، مطبو عة: دارالکتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولی:1421ھ۔2000م)

[23] (مراقی الفلاح شرح نور الا یضاح، کتاب الصلاۃ ، فصل فی الأحقّ بالا مامة الخ، تحت قوله: أو الخيار الی القوم الخ، والأعمی، ص:112، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی:1415ھ۔1995م)

[24] (مجمع الزوائد و منبع الفوئد، کتاب الصلاۃ، باب الامامة، برقم: 165/2،2325، مطبوعة: دارالکتب العلميه بيروت، الطبعة الأولی: 1422ھ۔2001م)

[25] (المستدر ک علی الصحیحین، 34-کتاب:معرفة الصحابة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم، 1980- ان سرکم أن تقبل صلا تکم فليؤ مکم خيار کم، برقم:237/4،5034، مطبوعة: دارالمعرفة، بيروت، الطبعة الثانية:51427ھ۔2006م، وفيه:قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: ان سر کم أن تقبل صلا تکم فليؤ مکم خيار کم فاجهم وفد کم فيما بينکم وبين ربکم عزوجل)

حضرت صدر الشریعہ فرماتے ہیں:

کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہِ تحریمی ہے اور اگر ناراضگی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی حق ہو تو اسی کا امام ہونا چاہیے۔[27]

اہلسنّت کی نماز ہر باطل مذہب والے کے پیچھے باطل اور برباد ہے خواہ وہ وہابی ہو یا شعیہ، مرزائی ہو یا نجدی یا دیوبندی۔ لہٰذا سنی مسلمان ہر قسم کی نماز میں صرف اپنے ہم عقیدہ علماءِ کو امام بنایا کریں اور ہر زید و بکر کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنی نمازیں برباد نہ کریں۔

فقط والسلام

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

[26] (مختصر احیاء علوم الدّین، الباب الرابع: فی اسرار الصلوٰۃالخ، فصل فی القدوۃ والا مامہ، ص:49، مطبوعۃ: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت، الطبعۃ الأولی:1410ھـ1990م)

[27] (بہار شریعت، نماز کا بیان، اِمامت کا بیان، حصّہ: سوم، ۱/۵۶۸، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی، الطبعۃ السّادسۃ ۱۴۳۵ھ۔۲۰۱۴م)

(تنویر الابصار مع شرحہ الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ص:77، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی:1423ھـ2002م)